رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۵

انّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ ۔ الفضل قادیان

اللّٰہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴ | مورخہ ۵ رجب ۱۳۵۵ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۷۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ستمبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ کان کی تکلیف میں تو خدا تعالےٰ کے فضل سے کمی ہے ۔ لیکن گلے کی تکلیف رات کو زیادہ رہی ۔ اور آج دن میں کھانسی کی شکایت زیادہ ہوئی احباب کرام حضور کی صحت کے لئے دعا کرتے رہیں :۔

نیشنل لیگ قادیان کے اجلاس عام منعقدہ ۱۸ ستمبر کی ایک قرارداد کی تعمیل میں ۱۹ ستمبر کو نیشنل لیگ کا ایک وفد جو شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صدر ۔ چوہدری ظہور احمد صاحب جنرل سیکرٹری مرزا گل محمد صاحب سالار جیش ۔ اور مولوی سید احمد صاحب مولوی فاضل افسر جیش پر مشتمل تھا ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور حاضر ہوا ۔ شیخ محمود احمد صاحب نے حضور کی خدمت میں وہ تحریر پڑھ کر سنائی ۔ جسے لیگ اور کور کے ممبران نے متفقہ طور پر پیش کرنے کے لئے خواہش ظاہر کی تھی حضور از راہ ذرہ نوازی کچھ دیر تک ممبران وفد سے گفتگو فرماتے رہے :۔

۱۹ ستمبر سے تمام مقامی سکول کھل گئے ہیں ۔ اور پڑھائی شروع ہو گئی ہے :۔

۱۹ ستمبر شیخ یوسف علی صاحب نائب ناظر امور عامہ کے ہاں لڑکا تولد ہوا ۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے :۔

افسوس حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی پوتی آج وفات پاگئی حضرت مولوی صاحب نے ہی جنازہ پڑھایا ۔ اور بچی کو عام قبرستان میں دفن کیا گیا ۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ نعم البدل عطا کرے :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

معاندین کی ناکامی بارگاہِ الٰہی میں مقدر ہو چکی ہے

"مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں ۔ میں وہ پودہ نہیں ہوں ۔ کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں ۔ اگر ان کے پہلے ۔ اور ان کے پچھلے ۔ ان کے زندے ۔ اور ان کے مُردے تمام جمع ہو جائیں ۔ اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں ۔ تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر ان کے منہ پر مارے گا ۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں ۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے ۔ اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں ۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے ۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے ۔ تو روکو ۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں ۔ وہ سب کرو ۔ اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو ناخنوں تک زور لگاؤ ۔ اتنی بد دعائیں کرو ۔ کہ موت تک پہنچ جاؤ ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو" (ضمیمہ اربعین ۳ و ۴)

نیشنل لیگ قادیان کا شاندار اور پُرجوش جلوس

قادیان ۲۰ ستمبر۔ آج چھ بجے شام کے قریب ریتی چھلہ کے میدان میں نیشنل لیگ والنٹیئر کور اور ممبران نیشنل لیگ کا ایک عظیم الشان اجتماع اس غرض سے ہوا کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے موٹر پر احرار کی طرف سے ازراہ شرارت جو پتھر پھینکا گیا ہے۔ اس کے خلاف اظہار رنج والم کرے۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے اپنے اخلاص اور فداکاری کا مظاہرہ کیا جائے۔ یہ اجتماع اگرچہ بہت تھوڑے وقت کے اعلان کے بعد ہوا۔ تاہم قریباً تین ہزار افراد جمع ہوگئے۔ جن میں والنٹیئر کور اپنی وردی میں تھی۔

اس اجتماع نے جلوس کی صورت میں جس میں نہایت جوش و خروش سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ پر اپنی جانیں قربان کرنے۔ مرکز احمدیت کو احرار کے وجود سے پاک کر دینے اور ہر قربانی پیش کرنے کے نعرے لگائے جاتے تھے قصبہ کے بڑے بڑے راستوں کا چکر لگایا۔ قصر خلافت اور دارالحمد تک پہونچا۔ اور پھر ریتی چھلہ کے میدان میں آگیا۔ جہاں صدر آل انڈیا نیشنل لیگ شیخ بشیر احمد صاحب اور صدر نیشنل لیگ قادیان شیخ محمود احمد صاحب نے مختصر تقریریں کیں۔ اور ہر احمدی کو ضرورت کے وقت ہر قربانی پیش کرنے کی تلقین کی جس پر سب نے پرجوش لبیک کہا اور اجتماع منتشر کر دیا گیا۔

ہاری گام میں جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کا شاندار جلسہ

سری نگر ۱۹ ستمبر ۱۸ ستمبر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی صدارت میں ہاری گام میں احمدیان کشمیر کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مختلف مقررین نے نہایت پُرمغز تقریریں کیں۔ دور و نزدیک کے احمدی احباب کثرت سے آئے ہوئے تھے۔ جن کے قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔ جلسہ کے تمام انتظامات تسلی بخش تھے۔ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ کشمیر کے تمام احمدی اس امداد پر جو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں پہونچی۔ حضور کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جلسہ کے مفصل کوائف بذریعہ ڈاک بھیجے جا رہے ہیں۔

(الفضل) یہ وہی مقام ہے۔ جہاں جلسہ کرنے سے سب ڈویژنل مجسٹریٹ اسلام آباد نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کرکے روک دیا تھا۔ بلکہ دو ماہ تک اس سارے علاقہ میں ہر احمدی کو لیکچر دینے کی ممانعت کر دی تھی۔ حکومت کشمیر نے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کشمیر کے احمدیوں نے مقررہ مقام پر جلسہ کیا

مہت پور کے مناظرہ کی تاریخوں میں تبدیلی

مناظرہ مہت پور بجائے ۲۶، ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ ستمبر کے یکم۔۲۔۳ و ۴ اکتوبر ۳۶ء کو ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ اور کثرت سے شامل ہونے کی کوشش کریں۔

(انچارج تحریک جدید۔ قادیان)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۶ و ۱۷ ستمبر ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱	چوہدری عنایت علی صاحب	ضلع گوجرانوالہ	۲۰	برکت بی بی صاحبہ	کپورتھلہ
۲	برکت بی بی صاحبہ	″ ″	۲۱	اللہ جوائی صاحبہ	ضلع گوجرانوالہ
۳	نواب بیگم صاحبہ	″ ″	۲۲	صلاح الدین صاحب	″ ″
۴	ملاقی رام (محمد عبداللہ)	″ سیالکوٹ	۲۳	غلام رسول صاحب	″ ″
۵	سردار دوست محمد خانصاحب	″ ڈیرہ غازیخان	۲۴	مرزا احمد حسین صاحب	″ گورداسپور
۶	عبدالکریم صاحب	″ سیالکوٹ	۲۵	ایک خاتون	″ لاہور
۷	شیخ صدر علی صاحب	برہما	۲۶	شاہ سوار خانصاحب	″ گجرات
۸	سراج الدین صاحب	″	۲۷	غلام محمد صاحب	″ جہلم
۹	نظام الدین صاحب	″	۲۸	اللہ دتا صاحب	″ گجرات
۱۰	منیر الدین صاحب	″	۲۹	امام بی بی صاحبہ	″ ″
۱۱	کبیر الدین صاحب	″	۳۰	حاکم بی بی صاحبہ	″ ″
۱۲	حسن صاحب	بھیرہ	۳۱	محمد اکرم صاحب	″ سیالکوٹ
۱۳	دوست محمد صاحب	″	۳۲	سردار محمد صاحب	″ گوجرانوالہ
۱۴	فاطمہ صاحبہ	″	۳۳	محمد ابراہیم صاحب	″ ″
۱۵	شیر صاحب	″	۳۴	حبیب اللہ صاحب	″ ″
۱۶	سید امیر شاہ صاحب	ضلع شاہپور	۳۵	فتح محمد صاحب	″ ہوشیارپور
۱۷	ریشم بی بی صاحبہ	″ سیالکوٹ	۳۶	عبدالغنی صاحب	″ منٹگمری
۱۸	فیض احمد صاحب	″ گجرات	۳۷	عائشہ بی بی صاحبہ	″ سرگودھا
۱۹	مبارک علی صاحب	″ سیالکوٹ	۳۸	مولوی غلام احمد صاحب	″ سیالکوٹ

پنجاب اسمبلی کے انتخابات

(۱) ہر احمدی دوست کو جس کا نام ووٹروں کی فہرست میں درج ہے۔ لازم ہے کہ اپنے ووٹ کا کسی شخص کے ساتھ بطور خود وعدہ نہ کرے۔ بلکہ مرکز کے فیصلہ تک اپنے ووٹ کو محفوظ رکھے۔ اس ہدایت کے خلاف اگر کوئی دوست خود وعدہ کریگا تو جماعت اس کے وعدہ کی پابند نہ ہوگی۔ اور ایسا شخص نظام کے خلاف کارروائی کرنے والا سمجھا جائے گا۔ اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ووٹوں کو بھی جو اپنے احباب کے زیر اثر ہوں۔ یا جن کو اپنے زیر اثر لا سکتے ہوں۔ حتی الوسع محفوظ کرنے کی کوشش کریں۔ (۲) جن دوستوں یا جماعتوں کو معلوم ہو۔ کہ فلاں فلاں لوگ اسمبلی کے لئے کھڑے ہونگے۔ ان کی اطلاع فوراً مرکز میں بھیجی جائے۔ (۳) کوئی احمدی دوست اپنے طور پر اسمبلی کے کسی امیدوار کی سفارش مرکز میں نہ بھیجیں۔ جن صاحبوں کو جماعت احمدیہ سے مدد کی خواہش ہو۔ ان کو مشورہ دیا جائے۔ کہ وہ خود اس مدد کی التجا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کریں۔ ایسی درخواستوں کے آنے پر جماعتہائے متعلقہ امیدوار صاحبوں کے متعلق مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا جائیگا۔ کہ احباب جماعت کن صاحب کے حق میں ووٹ دیں۔ (۴) اس فیصلہ کا اعلان انشاء اللہ اکتوبر کے آخر میں کیا جائیگا (ناظر امور خارجہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۵ رجب ۱۳۵۵ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے موٹر پر کیوں حملہ کیا گیا؟

احرار اپنی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کے نتیجہ میں روز بروز خدا تعالیٰ کے قہر و غضب کے زیادہ سے زیادہ مورد بنتے جا رہے ہیں۔ ہر جگہ ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں۔ اور وہی لوگ جن کے نہ صرف دنیوی۔ بلکہ دینی رہنما ہونے کا انہیں دعوےٰ تھا۔ ان کی حقیقت سے واقف ہو جانے کے بعد ان پر سو سو لعنتیں بھیج رہے ہیں۔ اور دن رات ان کی ذلت اور رسوائی کے سامان مہیا کر رہے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے احرار نہ صرف عبرت حاصل نہیں کر رہے۔ بلکہ بدستر شرارت اور کمینگی کی انتہاء کو پہونچ رہے ہیں۔ اور بقول اخبار "ملاپ" (۹ ستمبر) (جو ہر موقعہ پر احرار کا معین و مددگار رہا ہے۔ بوجہ اس کے کہ احرار مسلمانوں میں فتنہ و فساد پیدا کر کے انہیں سخت نقصان پہونچانے کی کوشش کر رہے ہیں) چونکہ "اب ان کے پاس نہ اتنا روپیہ ہے۔ کہ روپے کے زور سے انتخاب لڑ سکیں۔ اور نہ کوئی ایسا الیکشن سٹنٹ ہے۔ جسے کام میں لا کر کامیاب ہو سکیں۔ شہید گنج تحریک کے وہ پہلے ہی خلاف تھے۔ آجا کر ان کے پاس مرزائیت کا مقصد تھا۔ اسے لیگ نے اپنا لیا" اس لئے وہ کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی ایسا فتنہ برپا کرنے کے درپے چلے آ رہے ہیں جس سے بہت شور مچ جائے۔ اور وہ عوام الناس کی توجہ اپنی طرف مبذول کرا سکیں۔

چونکہ وہ ایک عرصہ سے قادیان میں فتنہ و فساد پھیلانے کی جدوجہد کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور ذمہ وار حکام کی لاپرواہی کے باعث بعض عادی مجرم و بدمعاش لوگوں میں عداوت اور دشمنی کا اس قدر زہر بھر چکے ہیں۔ کہ وہ شرمناک سے شرمناک افعال کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کو آلۂ کار بنا کر وہ جو کچھ بھی کرا سکتے ہیں۔ کرا رہے ہیں۔

احراری لیکچراروں نے قادیان میں جماعت احمدیہ کے مقدس پیشواؤں اور ان کے واجب الاحترام خاندان کے خلاف ایک لمبے عرصہ تک اپنی بدزبانی اور فحش گوئی انتہاء تک پہونچا دینے کے باوجود جب دیکھ لیا۔ کہ وہ جس فتنہ و فساد کے خواہاں ہیں۔ اور جس کا بعض سرکاری افسر بھی نہایت بے تابی کے ساتھ اس لئے انتظار کر رہے ہیں۔ کہ انہیں کھلم کھلا جماعت احمدیہ پر تشدد کرنے کا بہانہ ہاتھ آ جائے۔ اس کے لئے احمدی قطعاً تیار نہیں ہیں۔ تو انہوں نے اس وقت جبکہ قادیان میں قیام امن کے نام سے پولیس کی بہت بڑی جمعیت موجود تھی۔ اور جگہ جگہ پہرے لگے ہوئے تھے۔ روز روشن میں ایک ایسا خوفناک بم پھینکا۔ کہ اگر مقامی احمدی ایک عرصہ سے ظلم کے مقابلہ میں صبر اور تشدد کے مقابلہ میں پُر امن رہنے کی تلقین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے نہ سنتے آتے۔ تو ہر قسم کے نتائج سے بے پروا ہو کر وہی کچھ کرتے۔ جو ایسے حالات میں عام طور پر ہوتا ہے۔ یعنی احرار نے قادیان کے ایک گداگر سے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر لاٹھی سے حملہ کرا دیا اور وہ دو تین لاٹھیاں مار کر بھاگ گیا۔ وہ حملہ کرنے کی خاطر احرار کے ایک ایجنٹ کے مکان کے سامنے گلی میں کئی گھنٹے لاٹھی لئے بیٹھا رہا۔ مگر پولیس نے اس سے اتنا دریافت کرنے کی بھی تکلیف گوارا نہ کی کہ وہ کیوں بیٹھا ہے۔ پھر وہ حملہ کر کے احرار کے حامیوں اور آلہ کاروں کے گھروں میں گھس گیا۔ اگرچہ وہ گھر چند ایک ہی تھے لیکن پولیس نے یہی پسند کیا۔ کہ اسے گرفتار نہ کر سکنے کا داغ اپنی پیشانی پر لگا لے۔ آخر وہ نہایت سہولت کے ساتھ قادیان سے باہر پہونچ گیا۔ اور پھر عدالت میں حاضر ہو گیا۔ جس نے ضمانت پر رہا کر دیا اور اس کی حفاظت کا ایسا انتظام کر دیا گیا۔ کہ ہر وقت اس کے ساتھ پولیس رہتی بالآخر اسے چند ماہ کی قید کی سزا دے کر سمجھ لیا گیا۔ کہ مقتضائے انصاف پورا ہو گیا۔ اور جن حالات میں اور جن لوگوں کی انگیخت سے اس نے حملہ کیا تھا۔ انہیں کسی نے پوچھا بھی نہیں۔

جہاں ایک امن پسند اور پابند قانون جماعت کی ایک نہایت ہی معزز اور بزرگ ہستی کی کھلم کھلا تحقیر اور شدید ایذا رسانی کا یہ انجام ہو۔ وہاں کس طرح امید کی جا سکتی ہے۔ کہ فتنہ پرداز اپنی شرارتوں سے باز آ جائیں گے۔ اور وہ آئندہ زیادہ شرمناک افعال کے مرتکب نہ ہونگے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے موٹر پر حال میں جو پتھر پھینکا گیا۔ اور جس کی تفصیل گزشتہ پرچوں میں شائع کی جا چکی ہے۔ انہی حالات کا نتیجہ ہے۔ جن کا نہایت مختصر طور پر اس وقت ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہ انہی حادثات کی کڑی ہے۔ جو فساد برپا کرنے کے لئے ایک خاص سکیم کے ماتحت احرار کی طرف سے وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ حالات سے ظاہر ہوا یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ یہ حملہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جان پر ہوا لیکن اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اس نہایت ہی اشتعال انگیز اور مذموم حرکت سے حضور کی ہتک مقصود تھی۔ تا کہ احمدی مشتعل ہو کر کسی پر حملہ کر دیں اور اس طرح انہیں زیر الزام لا کر ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

ہر شریف انسان جہاں اس شرمناک فعل کی سخت مذمت کرے گا وہاں اسے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان کے ہر فرد کے لئے یہ نہایت ہی صبر آزما لمحہ تھا لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تربیت اس وقت بھی آڑے آئی۔ اور یہ گھونٹ بھی پی لیا گیا۔ کیونکہ ضرورت ہے۔ کہ اہم مہمات سرانجام دینے۔ اور دنیا میں انقلاب پیدا کرنے والے موقعہ اور محل کو پہچانیں۔ وہ ہر اس حرکت کو جو ان کے عزیز ترین وجودوں کے خلاف کی جائے۔ لوح دل پر لکھ لیں۔ اور اسے اپنے آخری سانس تک مدہم نہ ہونے دیں۔ لیکن کبھی موقعہ پر بے صبری نہ دکھائیں۔ اور نہ دشمن کی کسی ایسی چال میں آئیں۔ جس کا نتیجہ اس کے حق میں مفید نکلتا ہو۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اس نے اس حادثہ کے وقت بھی دشمن کو اس کے منصوبہ میں سخت ناکام رکھا۔ لیکن جماعت احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اسے اپنے لئے تازیانہ سمجھے۔ اور احرار کو مٹتا ہوا دیکھ کر اس میں جو کسی قدر سستی پیدا ہو رہی تھی۔ اسے فوراً دور کر دینا چاہیئے۔ اور پورے جوش کے ساتھ مالی۔ اور جانی قربانیاں پیش کرنی چاہئیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ وہ احرار جنہوں نے فتنہ و شرارت کا بیج بویا ہے۔ وہ جلد رسوا و ذلیل ہو رہے۔ اور جلد گمنامی کے قعر میں روپوش ہو جائیں گے لیکن دوسرے لوگوں کے دلوں میں انہوں نے احمدیت کے خلاف جو زہر بھر دیا ہے۔ اسے دور کرنے کے لئے سخت جدوجہد کی ضرورت ہے اور یہ جدوجہد اسی طرح جاری رہ سکتی ہے۔ کہ ہم جانی اور مالی قربانیوں میں روز بروز آگے قدم بڑھاتے جائیں۔ اور ہر صدمہ اور ہر رنج جو ہمیں پہونچے۔ اس پر ہمارے دل سے یہ صدا بلند ہو:

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

پس ہمیں دشمن کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں پر گھبرانا نہیں چاہیئے۔ نہ سستی اور کمزوری کو پاس آنے دینا چاہیئے۔ بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہمیں ترقی اور دشمن کی تباہی کو جلد سے جلد قریب لا رہا ہے۔

ذکر و فکر

نازونیاز — یا — تصویر کا دوسرا رُخ

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ میں پنڈت دیانند صاحب بانی آریہ سماج کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب پڑھ رہا تھا۔ جس میں انہوں نے قرآن مجید پر بے سروپا اعتراضات کی بھرمار کی ہے۔ پڑھتے پڑھتے میں ایک مقام پر پہونچا۔ جہاں پنڈت جی نے سورۂ تحریم کی یہ آیت نقل کی ہے۔ عسیٰ ربه ان طلقکن ان یبدله ازواجاً خیراً منکن مسلمٰتٍ مؤمنٰتٍ قٰنتٰتٍ تٰئبٰتٍ عٰبدٰتٍ سٰئحٰتٍ ثیبٰتٍ و ابکاراً۔ یعنی اے پیغمبر کی بیبیو! اگر یہ رسول تم کو تمہاری کسی غلطی یا کمزوری کی وجہ سے طلاق دیدے تو اس کا رب تمہاری جگہ اس کے لئے ایسی بیوہ یا باکرہ بیویاں لے آئیگا۔ جو تم سے اچھی مسلمان مومن۔ فرمانبردار۔ توبہ کار۔ عبادت گزار اور روزہ دار ہونگی۔ اس آیت پر تنقید کرتے کرتے پنڈت جی آخر یوں لکھتے ہیں۔ کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ”خدا محمد صاحب کے لئے بیویاں لانیوالا نائی ہے“

معترض نے اعتراض کر دیا۔ اور پڑھنے والوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا سے متنفر کرنے کی پوری کوشش کی۔ چنانچہ ان الفاظ کو پڑھکر میرے اپنے دل کی جو کیفیت ہوئی۔ وہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ ایک خوفناک جوش اور بیقراری کی حالت مجھ پر طاری ہوئی۔ یہاں تک کہ میری بوٹی بوٹی اور رگ رگ غصہ سے کانپنے اور تھرتھرانے لگی۔ میں نے کبھی ایسا جذبہ اپنے اندر اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ مگر ساتھ ہی معاً میں نے ایک فوری تغیر محسوس کیا۔ اور وہی خدا جس پر نائی ہونے کی پھبتی اڑائی گئی تھی۔ اس کو میں نے اپنے خانۂ دل کے اندر اترتا ہوا محسوس کیا اور یہ معلوم ہوا۔ کہ گویا وہ مجھ سے یوں کہہ رہا ہے کہ ہے تو یہ دشمن مگر کہتا سچ ہے۔ دیکھ! میں نہ صرف محمدؐ کا ہی نائی تھا۔ بلکہ تیرا بھی نائی ہوں۔ بتا تو سہی کیا تیرا اپنا رشتہ میں نے نہیں کرایا۔ کیا تیرے لئے ایک نیک فرشتہ سیرت قربانی مجسم مومن عورت ڈھونڈکر مہیا نہیں کی۔ تو اس پے سمجھ پنڈت پر غصے کیوں ہوتا ہے۔ کیا تو نے کوئی نائی اپنے اس کام کے لئے مقرر کیا تھا؟ اور اگر مقرر بھی کرتا۔ تو ایسی صفات والی عورت وہ کہاں سے اور کیونکر ڈھونڈ کر لاتا۔ پس میں ہی ہوں۔ جو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا نائی تھا۔ اور میں ہی ہوں۔ جو تیرا بھی نائی ہوں۔ ناواقفوں نے میری محبت میرے سلوک اور میرے احسانوں کا اندازہ ہی نہیں کیا۔ نائی کیا کرے گا۔ جو میں اپنے بندوں کے لئے کیا کرتا ہوں۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے احمدؑ کو میں نے ہی تو یہ کہا تھا۔ کہ ”میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ تمہاری ایک اور شادی کروں۔ یہ سب سامان میں خود ہی کرونگا۔ اور تمہیں کسی بات کی تکلیف نہیں ہوگی“ پھر اس کے لئے میں ایک دور دراز شہر سے رشتہ تلاش کرکے لایا۔ نسبت کرائی۔ بیاہ شادی کا سامان انتظام کیا۔ پھر میں نے ہی دولہا کا علاج بھی کیا۔ اور اسے یوں کہا۔ کہ ؎

ہرچہ باید نوعروسے را ہماں ساماں کنم
وانچہ مطلوب شما باشد عطائے آں کنم

پھر میں نے اخراجات سے اس کی مدد کی۔ کپڑے۔ اور زیور تیار کرائے۔ برات کا انتظام کیا۔ نکاح کرایا۔ پھر اس کو مبارکباد دی۔ کہ اشکر نعمتی رأیت خدیجتی پھر اس کو خوش کرنے کے لئے اس کے کان میں یوں کہا۔ کہ الحمد للہ الذی جعل لک الصھر و النسب۔ پھر یہیں نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ مبارک لڑکوں اور بابرکت لڑکیوں کی بشارتیں سالہا سال پہلے دیں اور وہ وہ سامان اور انتظامات اس کے خود میں نے اپنے ہاتھ سے کئے۔ کہ ؎

کم ایسا دکھا سکتا کوئی خواب

کیا اب بھی تو مجھے اپنا نائی کہتے سے ہچکچاتا ہے۔ دیکھ نہ صرف میں نائی ہوں بلکہ تیرا باورچی بھی ہوں۔ تیرے لئے اتنی حکمتوں سے رزق مہیا کرتا ہوں۔ پھر اسے پکواتا ہوں۔ پھر تجھے اس کے ذائقہ اور مزے سے لطف دیتا ہوں۔ پھر اسے ہضم کراتا ہوں۔ اور تیرا جزو بدن بناتا ہوں۔

پس تیرا کھانا پکانے والا تیرا باورچی نہیں۔ بلکہ میں ہوں۔ اور صرف میں ہوں۔ جو تجھے کھلاتا ہوں۔ اور کیا تو نے غور نہیں کیا۔ کہ میں ہی تیرا سقہ ہوں اور میں ہی تیرا مالی ہوں۔ میں ہی تیرا چوکیدار ہوں۔ اور میں ہی تیرا درزی ہوں اور میں ہی تجھے جوتی پہناتا ہوں۔ تیری چپلی کا ایک تسمہ درست نہیں بن سکتا۔ اور تیرے پیر میں کوئی بوٹ فٹ نہیں آسکتا۔ جب تک میں اس کا تیرے لئے ٹھیک اندازہ اور انتظام نہ کروں میں ہی تیری ہر ضرورت کو مہیا کرنے والا تیری ہر آرزو کو بر لانے والا۔ تیرا ہر طرح نگہبان اور تیرا ہر وقت کا رفیق ہوں۔ اگر میں ایسا نہ ہوتا۔ تو میرے خدا ہونے کا کیا مزہ تھا۔ اور تجھے میرا بندہ بننے میں کیا لطف حاصل ہوتا تیرے میرے تعلقات اس سے بہت زیادہ گہرے ہیں۔ جتنے تیرے ماں باپ کے تیرے ساتھ ہیں۔ یا بھائی بہن اور عزیزوں دوستوں کے تیرے ساتھ ہو سکتے ہیں تو میرا ہے میں تیرا ہوں۔ نہ میں تجھے چھوڑ سکتا ہوں۔ نہ تو مجھے۔ میں ہی تیرا اپنا ہوں۔ باقی سب غیر ہیں۔ کیا تجھے معلوم نہیں۔ کہ دراصل میں تیرا طالب ہوں۔ میں تجھ سے پیار کرنا چاہتا ہوں۔ میں تیرا دلدادہ ہوں۔ میں تیرا عاشق ہوں۔ دیکھ تجھے اپنے گھر میں بلانے کے لئے میں نے کیا کیا سامان کئے ہیں۔

میں نے تیری فطرت میں اپنی محبت خمیر کی۔ اور اس کام میں تیری راہنمائی کے لئے ہزاروں لاکھوں ملائکہ کو متعین کر دیا۔ تیری اور ہاں صرف تیری خاطر ایک نبی ایک عظیم الشان نبی۔ ایک عاشق نبی اپنا خاص قاصد اور نامہ بنا کر تیرے پاس بھیجا۔ تیری اور صرف تیری دل لگی کے لئے اپنا منظوم کلام اپنے دل کی کتاب اپنی خاص الخاص محبت اور عشق سے بھری ہوئی بیاض تیرے لئے تیار کی۔ اور تیری وہ وہ خدمتیں سرانجام دیں۔ کہ دنیا کا کوئی خادم کوئی نوکر کوئی ملازم۔ کوئی نائی۔ کوئی غلام نہیں بجا لاسکتا۔

پس کیا یہ سب باتیں ہوتے ہوئے اے میرے محبوب۔ اے میرے مطلوب اے میرے مقصود تو میری طرف توجہ نہیں کرے گا! سُن! اگر تو ایک قدم بھی میری طرف اٹھائے گا۔ تو میں دس قدم تیری طرف چل کر آؤں گا۔ اور اگر تو میرے ملنے کے لئے آہستہ آہستہ آئے گا۔ تو میں تیرے استقبال کو دوڑتا ہوا آؤں گا۔

دیکھ میرا کتنا رتبہ ہے۔ کتنی عظمت ہے کتنی قدرت ہے۔ کتنا حلم ہے۔ کتنی سبوحیت ہے۔ کتنی قدوسیت ہے۔ کتنے کمال اور کتنی طاقتیں مجھ میں ہیں۔ عالمین میری ہیبت سے کانپتے ہیں۔ اور ذرہ ذرہ مخلوق کا میری ذرا سی نظرِ عنایت کو ہر لمحہ عاجزانہ نظروں کے ساتھ تکتا رہتا ہے۔ میرے حُسن کی ایک جھلک کی تاب لاسکے یہ کسی کی مجال نہیں۔ اور میرے احسانوں کے بوجھ کے نیچے سے نکل سکے۔ یہ کسی کی طاقت نہیں

بے انتہا نورِ مجسم فرشتے ہر وقت مجھ پر تصدق ہو رہے ہیں۔ لاکھوں اپنی پیدائش کے وقت سے لے کر آج تک بغیر سر اٹھانے کے میرے تخت کے آگے سجدہ میں پڑے ہیں۔ اور کروڑوں رکوع کی حالت میں کمر جھکا کر کے میرے حضور کھڑے ہیں۔ اور اربوں ان میں سے میرے عرش کی کرسی کے گرد طواف کر کے صدقے اور قربان ہو رہے ہیں۔ مگر دیکھ اے میرے پیارے مومن بندے! مجھے تو تیری اور صرف تیری ضرورت ہے۔ صرف تیری باتیں پسند ہیں۔ صرف تیری عبادت مقبول ہے۔ صرف تیری اذانیں بھاتی ہیں۔ تجھے اور صرف تجھے اپنی محبت اور وصل کے لئے میں نے انتخاب کیا ہے۔ کوئی حرج نہیں۔ کہ تو ازلی نہیں۔ مگر تجھے میں اپنے ساتھ ابد تک رکھوں گا۔ اپنے گھر جنت میں جگہ دوں گا۔ اور اپنی اور تیری رضا کو ایک کر دوں گا۔ تیری ساری مرادیں پوری کروں گا۔ تجھے اپنی گود میں بٹھاؤں گا اور تجھے اپنا محبوب بنا کر ہر وقت اپنی نظر کے سامنے رکھوں گا۔ اس طرح کہ پھر مجھ میں اور تجھ میں کبھی جدائی نہ ہو گی ×

× × × × × × × ×

× × × × × × × ×

× × × × × × × ×

× × × × × × × ×

میرے ہاتھ میں وہی ستیارتھ پرکاش تھی۔ اور دل و دماغ میں یہ باتیں گونج رہی تھیں۔ حیران تھا۔ کہ کیا جواب دوں۔ سوائے اس کے کہ قربان ہو کر اسی وقت جان دے دوں۔ مگر یہ بھی میرے اختیار کی بات نہ تھی۔ مگر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میرا دل اس کی محبت سے بھر گیا۔ اور قریب تھا کہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے۔ میرے دل نے چاہا۔ کہ کوئی جواب دے۔ مگر دے نہ سکا۔ میری زبان تالو کے ساتھ چپک گئی۔ اور میرا دماغ خیالات اور تصورات سے بالکل عاری ہو گیا۔ میری تمام طاقتیں سلب ہو گئیں۔ اور میری روح گداز ہو کر پانی کی طرح آستانہ الوہیت پر آنکھوں کے راستے بہنے لگی۔

اور دیر کے بعد بڑی مشکل سے صرف اتنا لفظ میرے منہ سے نکلا۔ کہ:-

"میرے ربّ"

آگے زبان نہ چل سکی۔ اور میں اتنا مغلوب ہو گیا۔ کہ گویا ایک مُردہ ہوں یا لاشۂ بے جاں ہوں × × ×

× × × × × × ×

× × × × × × ×

آج اس بات کو ایک زمانہ گزر گیا۔ مگر مجھے پنڈت دیانند کا وُہ اعتراضی فقرہ ہر وقت یاد رہتا ہے۔ وُہ میرے دل پر پتھر کی لکیر کی طرح ہو گیا ہے۔ ستیارتھ پرکاش دُنیا سے نابود ہو جائیگی مگر یہ فقرہ میرے دل پر سے محو نہیں ہو سکتا۔ نہ کبھی محو ہو گا۔ جب میں اُسے دوہراتا ہوں۔ تو اسی وقت میرے اندر ایک آگ ایک جوش۔ ایک بجلی پیدا ہوتی ہے۔ اور وُہ مجھے کہیں کا کہیں لے جاتی ہے میری آنکھوں کے آگے میرے رب میرے پیارے رب۔ میرے طالب اور میرے عاشق رب کا تصوّر مجسم ہو کر آجاتا ہے۔ اور میری رُوح سے

عشق اول در دلِ معشوق پیدا می شود

کہتی ہوئی پروانہ وار اس کے حضور سجدہ میں گر جاتی ہے۔

زندگی کا چشمہ

"کیا بدبخت وُہ انسان ہے۔ جس کو اب تک یہ پتہ نہیں۔ کہ اس کا ایک خدا ہے۔ جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلےٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا۔ اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وُہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے۔ جو تمہیں بچائے گا۔" (کشتی نوح)

برطانیہ کے ایک جزیرہ میں تبلیغ اسلام

انگلستان کے جنوب میں ایک جزیرہ Isle of Wight نام کا ہے۔ اسکی کل آبادی تقریباً اسّی ہزار ہے۔ اور اس کے سنٹر نیوپورٹ کی آبادی تقریباً گیارہ ہزار ہے۔ اس جزیرہ کے مذہبی حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے میں وہاں گیا۔ اور نیوپورٹ میں ٹھہرا۔ وہاں سے Freshwater اور Cowes اور Alum Bay اور Osborne House وغیرہ مقامات دیکھنے کے لئے بھی گیا۔ اس جگہ جس قدر لوگوں سے ملا۔ ان میں سے اکثر کو اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام تک سے ناواقف پایا۔ اس حالت کو دیکھ کر مجھے مسلمانوں پر سخت افسوس آیا۔ کہ وُہ باوجود اسباب و وسائل اشاعت کے ہوتے ہوئے مغرب کے لوگوں کو اسلام جیسے فطرتی مذہب کی تبلیغ نہ کر سکے۔ لیکن انگلستان کے پادری عیسائیت کی تبلیغ کے لئے دُنیا کے کونوں تک جا پہونچے۔

عیسائیت سے بے رغبتی

میں نیوپورٹ کے مختلف چرچوں میں گیا۔ پادریوں اور دوسرے لوگوں سے ملا۔ ان کو دعوتِ اسلام دی۔ اور بتایا۔ کہ مسیح جس کی آمد کا تمہیں انتظار ہے۔ وُہ آچکا۔

ہفتہ کے روز میں Thomas's Church میں گیا۔ وُہ ان کی سرمن کا وقت تھا مگر ایک بڑھیا کے سوائے اور کوئی وہاں نہ آیا۔ جب پادری اپنی آدھ گھنٹہ سرمن کی ڈیوٹی ادا کر چکا۔ تو میں نے اس سے گفتگو شروع کی:-

سب سے پہلے میں نے اس سے یہ دریافت کیا۔ کہ یہاں کے باشندوں کو مذہب سے دلچسپی ہے۔ یا نہیں؟ اس نے کہا۔ اب تو ہر جگہ لوگوں کو مذہب سے دلچسپی نہیں رہی۔ مگر آج ہفتہ کا دن ہے اور لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہیں۔ اس لئے نہیں آئے۔ اکثر اتوار کے روز آتے ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ لوگ عیسائیت سے بیزار ہو چکے ہیں۔ اور اتوار کو اگر لوگ آتے ہیں۔ تو محض رسم کے طور پر۔

چنانچہ اتوار کے روز بھی میں بعض گرجوں میں گیا۔ حاضری بہت تھوڑی تھی۔ اکثر سیٹیں خالی پڑی تھیں۔ بعض کو تو میں نے عبادت کے وقت ہنستے ہوئے پایا گرجوں کی یہ حالت دیکھ کر صاف پتہ لگتا ہے کہ عیسائیت کی تاثیر کے مقابلہ میں اسلام کی تاثیر اب بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ روزانہ پانچ وقت کچھ نہ کچھ مسلمان مساجد میں ضرور آجاتے ہیں۔ لیکن عیسائیوں میں پانچ وقت روزانہ عبادت کے مقابلہ میں ہفتہ میں صرف ایک دو دفعہ گرجوں میں جمع ہونا ہوتا ہے لیکن پھر بھی وُہ گرجوں میں آنا پسند نہیں کرتے۔

ایک پادری سے گفتگو

پھر میں نے اس سے مسیح کی دوبارہ آمد کے متعلق دریافت کیا۔ اس نے کہا۔ مسیح کی آمد سے مراد تو اس کا دل میں آنا ہے۔ میں نے کہا۔ یہ تو وُہ پہلے بھی آتا تھا۔ لیکن اس نے اپنی دوبارہ آمد کی خاص علامات بتائی ہیں۔ اور پہلے عیسائیوں کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ کہ مسیح خود آئے گا۔ دراصل اس تاویل کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ مسیح کی آمد کی علامات پوری ہو چکی ہیں۔ لیکن مسیح ان کے عقیدہ کے مطابق ظاہری طور پر آسمان سے نہیں اُترا۔ اس لئے اب اس کی آمد کی تاویلیں کی جا رہی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وُہ اس وعدہ کے مطابق آچکا ہے۔ اور اس کی دوبارہ آمد اس نبی کی آمد کے بعد تھی۔ جس کے متعلق حضرت موسےٰ علیہ السلام نے خبر دی تھی۔ کہ وُہ میری مانند ہو گا۔ اور وُہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے۔

پادری نے کہا۔ ہم تو اس پیشگوئی کا مصداق مسیح کو سمجھتے ہیں۔

میں نے کہا۔ مسیحؑ نے نہ تو خود یہ دعویٰ کیا۔ کہ میں اس پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور نہ کہا کہ میں موسےٰؑ کی مانند ہوں۔ لیکن محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو اس امر کا دعویٰ کیا۔ اور اس کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔ کہ آپ حضرت موسےٰؑ کی مانند رسول ہو کر آئے ہیں (مزمل ع۱) اور اس پیشگوئی کا مسیحؑ کو مصداق قرار دینا تو آپ کی مسلمہ کتابوں کے بھی خلاف ہو۔ چنانچہ اعمال ۳/۲۰-۲۲ میں لکھا ہے۔ ضرور ہے کہ آسمان مسیحؑ کو لئے رہے۔ یہاں تک کہ وہ تمام باتیں جو پہلے پاک نبیوں کی معرفت کہی گئی ہیں۔ پوری نہ ہولیں۔ کیونکہ موسےٰؑ نے پہلوں سے یہ کہا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ میری مانند تمہارے بھائیوں سے ایک نبی مبعوث کریگا

اس سے ظاہر ہے۔ کہ موسےٰؑ کی مانند نبی کا ظہور مسیحؑ کی آمد اول اور آمد ثانی کے درمیان ہونا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور وہ کوئی جواب نہ دے سکا یقیہ گفتگو کے لئے دوسرا وقت مقرر ہوا۔

اس وقت اس نے سب سے پہلے یہ اعتراض کیا۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ میں نے کہا تلوار اٹھانے والے کہاں سے آتے تھے۔ عقلی طور پر آپ کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ تلوار اٹھانے والے بہرحال تلوار کے زور سے نہیں مانے تھے کیونکہ جب محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعوےٰ کیا۔ تو آپ کے پاس تلوار نہ تھی۔ پس یہ کہنا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے غلط ہوا۔ ہاں مسلمانوں کا تلوار اٹھانا محض دفاعی رنگ میں تھا۔ اس امر کا آپ انکار نہیں کر سکتے کہ کفارِ مکہ نے مسلمانوں کو قتل کیا۔ انہیں سخت تکالیف دیں۔ ان کا بائیکاٹ کیا۔ ان کے گھروں سے انہیں نکال دیا۔ غرضیکہ تلوار کے ذریعہ انہوں نے مسلمانوں کو مٹانا چاہا۔ اس نے کہا ہاں یہ درست ہے۔ لیکن اس حالت میں بھی مسلمانوں کو لوگوں کا خون گرانا مناسب نہ تھا۔ میں نے جواب دیا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے۔ تو یہ مسیحؑ کی تعلیم کے بھی خلاف ہوتا۔ کیونکہ انجیل متی ۲۶/۵۱-۵۲ میں لکھا ہے۔ جب مسیحؑ کو یہود نے پکڑا۔ اور مسیحؑ کے ایک شاگرد نے اپنی تلوار سے کاہنوں کے سردار کے خادم کا ایک کان کاٹ ڈالا۔ تو مسیحؑ نے کہا۔ اپنی تلوار میان میں کرلے۔ کیونکہ جو تلوار اٹھاتے ہیں وہ تلوار سے ہلاک کئے جاتے ہیں۔

پس صحابہؓ کا تلوار اٹھانے والے کفار کو تلوار سے قتل کرنا مسیحؑ کے اس قول کے مطابق ضروری تھا۔ اس نے کہا پھر مسیحؑ نے اپنے شاگرد کو کیوں روکا۔ میں نے جواب دیا۔ اس لئے کہ یہود نے ان کے مقابل میں تلوار نہیں اٹھائی تھی۔ جیسا کہ کفارِ مکہ نے کیا۔ دیکھو یہود مسیحؑ کو پکڑ کر محکمہ میں لے گئے۔ اور حاکم رومی نے اس کا مقدمہ سُنا۔ اور فیصلہ کیا۔ پس اگر مسیحؑ کے وقت بھی وہی حالات ہوتے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھے۔ اور مسیحؑ پھر دفاعی جنگ نہ کرتے۔ تو آپ کا اعتراض درست ہو سکتا تھا۔ دیکھو حضرت موسیٰؑ بھی تو خدا کے نبی تھے۔ انہوں نے خدا کے حکم کے ماتحت جنگ کی تھی۔ اسی طرح اگر مثیل موسےٰؑ اور اس کے پیروؤں نے بھی خدا کے حکم کے ماتحت اپنے دشمنوں سے جنگ کی۔ تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کے منافی کیونکر ہو سکتی ہے۔

پھر اس نے کہا۔ مسیحؑ بہرحال افضل ہے کیونکہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ میں نے کہا۔ بائبل میں تو کثرت سے دوسروں کے حق میں بھی بیٹے کا لفظ آیا ہے۔ اور اسرائیل کے حق میں آیا ہے۔ کہ وہ میرا پلوٹھا بیٹا ہے (خروج ۴/۲۲) اس لئے ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ مسیحؑ نے اپنے حق میں بیٹے کا لفظ اور خدا کے حق میں باپ کا لفظ کن معنوں میں استعمال کیا ہے۔ جیسے مسیحؑ نے خدا کو اپنا باپ کہا۔ ویسا ہی یہود نے بالمقابل کہدیا۔ ہمارا ایک باپ ہے جو خدا ہے۔ لیکن یسوع نے ان سے کہا۔ تم اپنے باپ کے ہو۔ جو شیطان ہے۔ اور تم اپنے باپ کی شہوات کے مطابق عمل کرنا چاہتے ہو۔ (یوحنا ۸/۴۴) پس جس مفہوم میں یہود شیطان کے بیٹے تھے۔ بعینہٖ اسی مفہوم میں مسیحؑ خدا کے بیٹے تھے۔ پس مسیحؑ کی اپنی تشریح کے خلاف کچھ اور معنے لینا قطعاً درست نہیں ہے۔ اور انگور کے باغ کی مثال میں مسیحؑ نے اپنے بعد باغ کے مالک یعنی خدا کے ظہور کی خبر دی ہے (متی ۲۱/۴۰) جس سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ظہور ہے۔ آخر میں اس نے کہا بے شک آپ کی باتیں مدلل ہیں۔ لیکن ہمارا ایمان اور عقیدہ اس کے خلاف ہے۔ میں نے کہا۔ آپ اپنا عقیدہ رکھنے میں آزاد ہیں۔ جو چاہیں رکھیں۔

مکتی فوج کے گرجا میں گفتگو

پھر میں مکتی فوج کے گرجا میں گیا۔ وہ بینڈ اور میوزک میں ہی مشغول رہے جب فارغ ہوئے تو میں نے ان سے سوال کیا۔ کہ نجات اور گانے بجانے کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ اگر کوئی تعلق تھا۔ تو مسیحؑ نے کیوں اس طریق کو اختیار نہ کیا۔ مگر ان میں سے کوئی بھی اس کا معقول جواب نہ دے سکا۔ پھر میں نے ان سے مسیحؑ کی آمد کے متعلق دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا۔ وہ ضرور آئے گا۔ میں نے کہا۔ علامات تو پوری ہو چکی ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ بہرحال وہ ضرور آئے گا۔ میں نے کہا۔ وہ تو آچکا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہمیں تو پتہ نہیں لگا۔ میں نے کہا۔ اس نے تو چور کی مثال دے کر سمجھا دیا تھا۔ کہ جیسے صاحب مکان نہیں جانتا۔ کہ چور کس گھڑی آئے گا۔ اسی طرح تمہیں چوکس رہنا چاہیئے۔ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں۔ کہ تمہارا خداوند کس روز آویگا۔ (متی ۲۴/۴۲) پس وہ اسی رنگ میں آیا۔ اور تمہیں پتہ نہیں لگا۔ اور اس نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ جیسے بجلی پورب سے کوندتی ہے۔ اور مغرب میں دیکھی جاتی ہے۔ اسی طرح ابن آدم کا آنا ہوگا (متی ۲۴/۲۷) جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ مشرق میں آئیگا اور پھر اس کی تعلیم مغرب میں پھیلے گی۔ چنانچہ وہ مشرق میں ظاہر ہوا۔ اور اب ہم اس کے پیرو مغرب میں اس کی تعلیم پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے حیرت سے پوچھا۔ کیا وہ خود آسمان سے اترا ہے۔ میں نے کہا مسیحؑ نے تو خود کہا تھا۔ کہ کوئی آسمان پر نہیں گیا۔ مگر وہی جو آسمان سے اترا (یوحنا ۳/۱۳) پس مسیحؑ اپنے جسم کے ساتھ تو آسمان پر گئے نہیں تھے اس لئے ان کی دوبارہ آمد الٰہی کے اپنے اس فیصلہ کے مطابق ہونی تھی۔ جو انہوں نے اپنی پہلی بعثت میں ایلیاہ کی آمد ثانی کے متعلق دیا تھا۔ ایلیاہ کے متعلق صاف لکھا تھا۔ کہ وہ بگولے میں ہو کر آسمان پر چلا گیا (۲ سلاطین ۲/۱۱) اور مسیحؑ کی آمد سے پہلے ایلیاہ کے آنے کا خدا کی طرف سے وعدہ تھا۔ (ملاکی ۴/۵) لیکن جب مسیحؑ سے سوال کیا گیا۔ کہ ایلیاہ جس کا مسیحؑ سے پہلے آنا ضروری ہے۔ وہ کہاں ہے۔ تو آپ نے یحییٰؑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ مانو تو آنے والا ایلیاہ یہی ہے (متی ۱۱/۱۴)

پس جیسے ایلیاہ کی دوبارہ آمد سے مراد ایک اور شخص کا اس کی روحانیت اور قوت میں آنا تھی۔ اسی طرح مسیحؑ کی دوبارہ آمد سے مراد یہ تھی۔ کہ ایک اور شخص اس کی قوت اور طاقت میں آئے گا سو وہ آچکا ہے۔ اور یہ اس کی تمام یورپ کے عیسائیوں کے لئے Challenge ہے

اس کے بعد میں نے انہیں پمفلٹ دیئے۔

ان کے علاوہ میں رومن کیتھولک اور میتھوڈسٹ اور انگلینڈ والوں کے گرجوں میں گیا۔ وہاں بھی بعض لوگوں سے گفتگو ہوئی۔ اور ایک نوجوان کو تفصیل سے اسلام کی تعلیم سے آگاہ کیا۔ اور اس نے ہر بات کی تصدیق کی۔

الغرض مغرب عیسائیت سے تو بیزار ہے۔ لیکن اسلام کی تعلیم سے ابھی تک ناواقف ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اسلام کی خوبیوں سے انہیں آگاہ کریں۔ (خاکسار جلال الدین شمس)

تحصیل شکر گڑھ میں آنریری مبلغ

چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی آف اوچہ چیچہ نے اپنے آپ کو آنریری طور پر بطور مبلغ تحریک جدید پیش کیا ہے۔ انکو کام کرنے کیلئے تحصیل شکر گڑھ کا علاقہ سپرد کر دیا گیا ہے۔ احباب جماعت ان سے تعاون کریں۔ تاکہ وہ ان جماعتوں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔

(انچارج تحریک جدید۔ قادیان)

فیرنی اور فالودہ کے متعلق ناقابل قبول تجویز

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے جب سے "ذکر و فکر" کا سلسلہ شروع فرمایا ہے اخبار میں ایک خاص شان اور جاذبیت پیدا ہو گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی عمر وصحت میں برکت دے۔ اور زورِ قلم اور زیادہ کرے ؛

۱۶ ستمبر کے اخبار میں آپ کا ایک مضمون "فیرنی اور فالودہ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے فیرنی کو "احمدیہ پڈنگ" اور فالودہ کو "قومی ڈرنک" کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ اور ان کو لذیذ اور "مقوی" بھی قرار دیا ہے میں جانتا ہوں کہ حضرت میر صاحب علوم روحانی کے ماہر ہونیکے علاوہ چوٹی کے کامیاب ڈاکٹر اور واقف علم خوراک بھی ہیں۔ باوجود اس کے مجھ جیسا ناچیز "عامی" ([illegible]) بوجوہاتِ ذیل اختلاف کے اظہار کی جرأت کرتا ہے ؛

(اول) کشوف و رویا تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ زرد رنگ سے بیماری اور سجدہ سے فرمانبرداری مراد ہوتی ہے۔ کسی کو مردہ دیکھا جائے۔ تو اس کی عمر زیادہ ہوتی ہے۔ اور کئی دفعہ تعبیر خواب سے بالکل الٹ ہوتی ہے۔ اس لئے راسخون فی العلم کو اس کی تعبیر کے تعیّن کی طرف توجہ فرمانی چاہیئے۔ خود حضرت میر صاحب نے بھی اس رویا کی ایک تعبیر رقم فرمائی ہے۔

(دوم) الہامات۔ کشوف اور رویا کے مفہوم کا سب سے بہتر انکشاف خود صاحب کشف و رویا اور الہام پر ہوتا ہے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس رویا سے مراد جسمانی فیرنی اور فالودہ سمجھتے۔ تو حضور اپنی زندگی میں ان کے استعمال کا ضرور التزام فرماتے۔ لیکن یہ صورت نہیں ہے ؛

(سوم) اللہ تعالےٰ نے اپنی جامع و اکمل کتاب قرآن کریم میں بہترین ماکولات اور مشروبات کا صراحتاً ذکر فرمادیا ہے۔ ایسے مدنظر رکھتے ہوئے تعبیر طلب چیزوں پر بنا رکھنا قرین مصلحت معلوم نہیں ہوتا۔ یہ اشیاء انگور۔ انار۔ کھجور اور اقسام قسم کے دیگر لذیذ اور قوت بخش پھل اور خالص (کوئی اور چیز شامل کرنے کے بغیر) دودھ اور شہد وغیرہ ہیں۔ جنہیں دربار خداوندی سے خالص "رزق کریم" "لوگوں کے لئے شفا" اور اپنی طرف سے مہمانی اور تحفہ وغیرہ کے خطاب مل چکے ہیں۔ خداوند کریم نے ان چیزوں کو جنتیوں کی غذا قرار دیا ہے۔ اور یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ مومن کی جنت اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے۔

(چہارم) منشاء الٰہی میں اگر فیرنی اور فالودہ اعلےٰ درجہ کے کھانے ہوتے۔ تو ان میں اعلےٰ درجہ کے خواص اور تاثیرات بھی پیدا فرما دیئے جاتے۔ لیکن حالت یہ نہیں ہے بلکہ ایک شخص کو آپ ۱۰۔۱۵ یوم فیرنی اور فالودہ کھانے کو دیں۔ تو وہ تنگ آجائے گا۔ اور ان چیزوں کو دیکھ کر کانوں کو ہاتھ لگائے گا۔ برخلاف اس کے ساری عمر پھل اور دیگر نعمائے الٰہی کھانے سے طبیعت نہیں اکتاتی۔ کیونکہ خداوند کریم موسم کے ساتھ بدل بدل کر مختلف ذائقہ اور تاثیر رکھنے والے تازہ بتازہ پھل اور نٹس (nuts) پیدا کرتا ہے کبھی ترشی مائل خوش ذائقہ انگور انار اور سنگترے بھیجدیتا ہے کبھی قوت بخش۔ میٹھے آم۔ کیلے۔ کھجور۔ اور انجیر وغیرہ آجاتے ہیں۔ اور کبھی معتدل اور خوشبودار سیب۔ انناس۔ اور ناشپاتیاں مہیا فرمائی جاتی ہیں۔ بھلا فیرنی اور فالودہ میں یہ بات پیدا ہو سکتی ہے؟

پھر خواص کی یہ حالت ہے۔ کہ پھل بہترین غذا کے علاوہ قدرتی دوا بھی ہیں یہ جسم کے اندرونی زہروں کو تحلیل کرتے ہیں۔ جسم انسانی کے لئے تمام ضروری نمکیات ([illegible]) اور وٹامنز کا ذخیرہ ان میں پایا جاتا ہے۔ ان کے استعمال سے صحت میں ترقی اور ذہنی جلا پیدا ہوتا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ لگاتار فیرنی و فالودہ کھانے پر لازماً قبض۔ سستی۔ قوت عمل کی کمی اور کئی بیماریوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

یورپ و امریکہ میں اب بہت سے عوارضات کا کامیاب علاج محض فروٹ ڈائٹ سے کیا جاتا ہے۔

پھل اور فیرنی فالودہ کے خواص کا مقابلہ نہایت آسانی سے کیا جاسکتا ہے ایک ہفتہ فیرنی و فالودہ اور پھر ایک ہفتہ فروٹ ڈائٹ پر بسر اوقات کرکے ہر شخص ایک اور ایک دو کی طرح تجربہ کرسکتا ہے۔ کہ انسانی خوراک کے متعلق اللہ تعالےٰ کا کیا منشاء ہے؟

(پنجم) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ان دنوں تحریک جدید کے ذریعہ سادہ زندگی اور ایک سالن کے استعمال کی پُرزور تلقین فرما رہے ہیں۔ اس وقت فیرنی اور فالودہ کے استعمال کی ہدایت اس سادگی اور ایک سالن کی تحریک کی روح کو کمزور کرنے کا باعث ہوگی۔ اس لئے میری ناچیز رائے میں خود اللہ تعالےٰ کے ہاتھوں تیار شدہ اور انسانی کاریگری اور دستبرد سے مبرا پھل ہمارا "پڈنگ" اور خدا کا بافراط دیا ہوا زندگی بخش پانی یا خالص تازہ دودھ ہی ہمارا "ڈرنک" ہونا چاہیئے ؛

خاکسار:۔ عبدالقیوم خان سفیر تجارتی احمدیہ بلڈنگ ایبٹ آباد

موجودہ اہم واقعاتِ عالم

جرمنی کا نیا مطالبہ

نیورمبرگ نازی کانفرنس میں ہر ہٹلر دھڑلے سے تقریریں کررہا ہے۔ اتحادیوں سے نوآبادیات کی واپسی کا مطالبہ ہے۔ اس پر فرانس اور برطانیہ چیں بجبیں ہو رہے ہیں۔ اور آئیں بائیں شائیں کرکے وقت گذار رہے ہیں۔ معاہدہ ورسائے جو دُنیا میں جمہوریت کی حفاظت اور امن قائم کرنے کے لئے مرتب کیا گیا تھا۔ درحقیقت امن عالم کے لئے بہت بڑے خطرے کا باعث ہے اور ہوگا۔ اتحادیوں نے مرے کو مارتے ہوئے جرمنی سے مرتکب بے انصافی برتی اور چاہا کہ جرمن قوم کو صفحہ ہستی سے مٹادیں۔ اسے قرضۂ جنگ کے بوجھ سے اتنا لاد دیا۔ کہ جس سے رہائی بظاہر ناممکن تھی ؛

اشیائے خام بہم پہنچانے والی نوآبادیات چھین لی گئیں۔ سار کی کوئلہ کی کانوں سے اسے محروم کردیا گیا۔ لیکن وہ نہ ہوا۔ جو اتحادیوں نے چاہا۔ بلکہ وہی ہوا۔ جو خدا نے چاہا۔ یعنے اب جرمنی زمانۂ قبل از جنگ سے زیادہ قوی ہے۔ یورپ کی ایک طاقت ہے۔ اور برطانیہ و فرانس کو دھتکارنے کے لئے اپنی جگہ پر مضبوطی سے قائم ہے ؛

ایک دفعہ معاہدۂ ورسائے کے ترتیب دہندہ مسٹر لائڈ جارج سابق جنگی وزیر اعظم کیمبرج یونیورسٹی میں یوروپین سیاسیات پر تقریر کر رہے تھے۔ اختتام تقریر پر ایک انڈر گریجوایٹ نے سوال کیا۔

"معاہدۂ ورسائے کے ناانصافی پر مبنی ہونے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے"؟

مسٹر لائڈ جارج نے میز پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا:۔

"اوہ مائی ڈیر! یقیناً یہ ایک غیر منصفانہ حرکت تھی"۔

اگر جلد معاہدۂ ورسائے کے نقائص دُور نہ کئے گئے۔ یعنے جرمنی کو نوآبادیات واپس نہ دی گئیں۔ تو یورپ میں ایک خطرناک جنگ ناگزیر ہے ؛

سپین کی خانہ جنگی

سپین خانہ جنگی سے تباہ ہو رہا ہے
کشت و خون کا بازار گرم ہے۔ باپ بیٹے کا اور بھائی بھائی کا قاتل ہے۔ صنفِ نازک بھی سنگدلی سے اس قتل و غارت اور تباہی کے ڈرامے میں مردوں کے دوش بدوش اپنا پارٹ ادا کر رہی ہے۔ پرانے زمانہ کی شاندار عمارتیں، قدیم کتب خانے، مشہورِ عالم آرٹ کے ذخیرے اور خوبصورت گرجے راکھ کا ڈھیر ہو رہے ہیں۔ یہ تباہی بے گناہ مور دل (عربوں) پر مظالم کا بدلہ ہے اور دہریت کا کھیل۔

سپین کی جنگ درحقیقت فسطائیت اور کمیونزم (یعنی بالشویزم) کی جنگ ہے باغی فسطائی ہیں۔ اور گورنمنٹ کمیونسٹ ہے فسطائی حکومتیں باغیوں کو، اور کمیونسٹ اور فرانس گورنمنٹ کو، پوشیدہ امداد دے رہے ہیں۔ گو بظاہر سب قطع تعلق کے مدعی ہیں۔ ڈپلومیسی یعنی مہذب بے ایمانی یورپ کا شیوہ ہے۔ سچ ہے۔ ؎

حدیثِ عافیت لب پر، خروشِ جنگ سینے میں،
یہ تدبیرِ جہانداری، وہ تقدیرِ جہانبانی

آج کل سپین میں باغیوں کا طوطی بول رہا ہے۔ حکومت شکست نصیب ہے۔ خبر آئی ہے کہ باغیوں نے آئرون اور سان سیبسٹین بھی فتح کر لیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ فرانس کے علاقہ سے گورنمنٹ کا تعلق منقطع ہو گیا ہے۔ بارسیلونا اور ویلنشیا کی بندرگاہوں کے سوا تقریباً سارے ساحلی علاقہ پر باغی قابض ہو چکے ہیں۔ لہذا خشکی یا تری کے ذریعہ بیرونی امداد امر محال ہے۔ اب جلد یا بدیر حکومت کا خاتمہ ہے اور شاندار فتح باغیوں کی منتظر ہے۔

باغیوں کے سالارِ اعظم جرنیل فرینکو کے دل کی گہرائیوں میں فسطائیت کے عقائد پنہاں ہیں۔ گو بظاہر وہ کہتا ہے "میں ہرگز فسطائی نہیں ہوں۔ میں تو صرف سپین میں ملٹری ڈکٹیٹر شپ قائم کرنے کا خواہاں ہوں" لیکن یہ صرف اس لئے ہے کہ غیر فسطائی حکومتوں سے امداد حاصل کرنے میں دقت نہ ہو۔ باغیوں کی فتح کے بعد غالباً سپین ایک فسطائی ریاست ہوگی۔ اور "ارباب ثلاثہ" فرینکو۔ ہٹلر۔ مسولینی۔ برطانیہ و فرانس کے لئے بہت بڑا خطرہ ثابت ہونگے

فلسطین اور برطانیہ

فلسطین میں آزادی کے خواہاں سپاہی "بہادر عرب" برطانیہ عظمیٰ سے الجھ رہے ہیں۔ حکومت برطانیہ ان پر یہود کی لعنت مسلط کر رہی ہے۔ مگر وہ بھی مصمم ارادہ کر چکے ہیں۔ کہ جب تک جسم میں جان ہے آباؤ اجداد کی مقدس سرزمین کو یہودیت سے آلودہ نہیں ہونے دیں گے۔

حکومتِ برطانیہ نے رائل کمیشن کے تقرر سے اپنی کامیاب حکمت عملی کا ثبوت دیا تھا۔ لیکن اب مارشل لاء کا اعلان برطانیہ کے دوستوں کی تشویش کا باعث ہے۔ یہ اعلان برطانیہ کی قدیم دور اندیش پالیسی کے صریح خلاف ہے۔ اور خطرناک طور پر عاقبت نااندیشانہ۔

بحیرۂ روم میں اٹلی کے بڑھتے ہوئے اثر کو زائل کرنے کے لئے برطانیہ کی مسلم دوستی ضروری ہے۔ اور تازہ مصری معاہدہ اسی پروگرام کی ایک شق ہے۔ ملک معظم کا دورہ ترکی، کمال اتاترک سے ملاقاتیں، اور دعوت انگلستان اسی سے متعلق ہیں۔ فلسطین کا معاملہ برطانیہ کی مسلم دوستی میں یقیناً سدِ راہ ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر حکومتِ برطانیہ فرانس کی مثال پر عمل کرتے ہوئے شام کی طرح فلسطین کو بھی انتداب سے آزاد کر دے۔ اور اس طرح مسلمانانِ عالم کی دلی ہمدردی حاصل کرے۔

خاکسار:۔ عمر علی بی اے منصوری

پتہ مطلوب ہے

سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ جنڈانوالہ ضلع لائل پور کی رپورٹ ہے کہ میاں اللہ دتا صاحب۔ رحمت علی صاحب اور امام الدین صاحب علاقہ سندھ میں بغرض تلاش معاش چلے گئے ہیں۔ لیکن ان کا ٹھیک پتہ معلوم نہیں۔ اگر کسی دوست کو مندرجہ بالا احباب کا پتہ معلوم ہو تو اس سے اطلاع دیں نیز یہ بھی بتائیں کہ وہ کس جماعت کے ساتھ شامل ہیں۔ ناظر بیت المال قادیان

بہائی لیکچراروں سے تبادلہ خیالات

بمبئی کے بہائیوں نے پنجاب۔ یو۔ پی و غیرہ سے اپنے لیکچرار بلا کر تین دن پبلک تقریریں کرائیں۔ پہلے دن ۹ ستمبر کو مولوی محفوظ الحق علمی نے "موعود قرآن" پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ چونکہ قرآن کریم کی متعدد آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر چیز کی ایک مقررہ میعاد ہے اور اس سے ایک وقت تک ہی نفع اٹھانا ہے۔ بچپن کے بعد جوانی اور پھر بڑھاپا آکر خاتمہ ہو جاتا ہے۔ جو کچھ تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۔ جس طرح خدا تعالے نے ابتداء میں پیدا کیا اسی طرح دوبارہ لوٹائے گا۔ خدا تعالے نے تمام نبیوں سے وعدہ لیا کہ جو رسول تمہارے بعد آئے گا اس کی تصدیق کرنا۔ اس لئے واضح طور پر ثابت ہو گیا کہ قرآن کریم کی شریعت ایک وقت ختم ہو جانے والی تھی۔ اور اس کے بعد ایک عظیم الشان ہستی یعنی جناب بہاء اللہ صاحب ایرانی کے ذریعہ ایک نئی شریعت قائم ہونے والی تھی۔ لیکچرار نے دوران تقریر میں پچیس آیات قرآن شریف کے پڑھیں سوالات کا موقعہ دیا گیا تو خاکسار نے دس منٹ میں بتایا کہ بے شک خدا تعالی کی ہستی کے سوا ہر چیز کی میعاد مقرر ہے اور اجل ہے۔ لیکن آؤ ہم قرآن کریم سے ہی دیکھیں کہ اس کی کیا میعاد مقرر کی گئی ہے۔ چنانچہ میں نے آیات قرآنی الیوم اکملت لکم دینکم۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه پڑھ کر بیان کیا کہ قرآن شریف جب کہ کامل بنا کر نازل کیا گیا اس کی حفاظت کا وعدہ خدا تعالے نے کیا اور صاف طور پر بتا دیا کہ اسلام کے سوا اور کوئی دین مقبول نہ ہوگا۔ تو معلوم ہو گیا کہ اس کتاب کی میعاد اس وقت تک ہے۔ جب تک کہ دنیا موجود رہے گی باقی جہاں یہ ذکر آتا ہے کہ اے لوگو یا مسلمانو تمہیں ایک وقت تک کا نفع اٹھانا ہے۔ اس سے مراد دنیاوی زندگی کا نفع ہے۔ کیونکہ دوسری آیات میں متاع کا یہی مفہوم بیان ہوا ہے۔ پھر مسلمانوں پر عملی حالت کے لحاظ سے اگر بڑھاپا آ بھی جائے تو کتاب ایسی ہے کہ لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه قرآن کریم اصلی صورت میں قائم رہے گا جس کے صحیح مطالب کو اسلامی تعلیم کے مطابق دوبارہ دنیا میں قائم کیا جاتا رہے گا۔ رسول کے آنے کا جو اقرار تمام نبیوں سے کیا گیا اس کے متعلق بھی ہمیں قرآن کریم سے ہی فیصلہ کرنا چاہیئے چنانچہ میں نے وعد الله الذین آمنوا منکم اور ومن یطع الله والرسول اور صرف آمنوا جا منوا سے استدلال کرکے بتایا کہ قرآن کریم کے نزول کے بعد ہر ایک درجہ قرآنی شریعت کی اتباع سے ہی حاصل ہو سکتا ہے پس اگر کوئی رسول ہو سکتا ہے تو وہی جو شریعت محمدیہ کی اتباع کرنے والا ہو۔

میں ابھی بیان کر ہی رہا تھا کہ دو بہائی صاحبان نے شور مچانا شروع کر دیا کہ یہ سوال کر رہا ہے یا تقریر کی تردید کر رہا ہے اس پر میں نے انہیں توجہ دلائی۔ کہ صدر جلسہ ہی کنٹرول کرنے کے لئے کافی ہے آپ اسے توجہ دلائیں اور پھر میں نے اپنی باتوں کو سوال کے رنگ میں دہرا دیا۔

مولوی محفوظ الحق صاحب نے جو جواب دیا وہ تسلی بخش نہ تھا لیکن مجھے چونکہ دوبارہ بولنے کا موقعہ نہ دیا گیا اس لئے بعض مسلمانوں نے اصرار کیا کہ پبلک گفتگو کے لئے کوئی وقت مقرر کرو اور اپنی طرف سے مجھے پیش کیا وہ دیر تک کوشش کرتے رہے لیکن بہائیوں نے کسی وقت کی معذوری کی۔ ہاں پرائیویٹ گفتگو کے لئے اس شرط پر وقت دیا کہ اخبار میں اعلان نہ کیا جائے۔ جلسہ کی کارروائی کے بعد ایک گھنٹہ تک پروفیسر پریتم سنگھ اور دوسرے بہائیوں سے دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔ غیر احمدیوں کو میرے احمدی ہونے کا علم تھا تاہم وہ ہماری باتوں سے بہت خوش ہوئے اور بعض نے میرا پتہ نوٹ کیا۔

۱۱ ستمبر کو مندرجہ بالا موضوع پر پونے دو گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ پندرہ بیس اصحاب سننے والے تھے۔ اس کی تفصیل کو چھوڑتے ہوئے اتنا ذکر کر دیتا ہوں۔ کہ باوجود ہمارے بار بار مطالبہ کے علمی صاحب کوئی آیت پیش نہ کر سکے۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ اسلامی شریعت منسوخ کر کے ایک اور مذہب قائم کیا جائے گا۔ اس کے برخلاف خاکسار نے پندرہ سولہ آیات اس ثبوت میں پیش کیں۔ کہ قرآن شریف کامل اور محفوظ رہنے والی کتاب۔ اسلام سب زمانوں کا مذہب اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سب انسانوں کے لئے نبی ہیں۔ امکان نبوت کی آیات امایا تینکم رسل منکم اور ومن یطع اللہ والرسول سے بہائی نمائندہ نے استدلال کیا۔ کہ الفاظ عام ہیں اس لئے شرعی اور غیر شرعی نبی دونوں کا آنا ثابت ہوتا ہے۔ میں نے ان آیات سے ہی بتا دیا کہ یہاں صاف طور پر ان لوگوں کا ذکر ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین ہوں گے۔ اس کے علاوہ اپنی تائید میں ماکان اللہ لیذر المومنین و عد اللہ الذین آمنوا منکم و آخرین منھم۔ سراجاً منیرا۔ ویتلوہ شاھد منہ۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین آیات پیش کر کے ثابت کیا۔ کہ قرآنی تعلیم یہی ہے۔ کہ اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ ہو کر کوئی شخص نبوت تو کیا روحانی درجہ بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ علمی صاحب قریباً لاجواب ہو گئے۔ احمدی اور غیر احمدی دوستوں نے اسے محسوس کیا۔ بلکہ ایک بہائی نے تو یہ دیکھ کر درمیان میں بولنا شروع کر دیا۔

اسی دن رات کو پریتم سنگھ صاحب بیرسٹر عباس علی صاحب بٹ نے اردو میں اور حشمت اللہ صاحب نے انگریزی میں تقریریں کیں۔ مؤخر الذکر نے شروع میں اعلان کیا۔ کہ کوئی سوال کرنا ہو۔ تو لکھ کر صدر کو دے دیا جائے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں سات باتیں بیان کر کے دعوے کیا۔ کہ یہ صرف بہائیت میں پائی جاتی ہیں۔ حالانکہ وہ سب (خصوصاً احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے) اسلامی باتیں تھیں۔ پروفیسر صاحب نے بڑی خوبی بہائیت کی یہ بیان کی۔ کہ جہاں سے اچھی چیز ملے۔ اسے حاصل کر لینے کا حکم ہے۔ میں نے سوال لکھ کر دیا۔ کہ یہ سب اسلامی باتیں ہیں۔ جو میں ثابت کر سکتا ہوں۔ اور ایک حدیث کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن کا حوالہ بھی دیا۔ تو حشمت اللہ صاحب نے جواب میں یہ بیان کرتے ہوئے۔ کہ اسلام تمام نبیوں کا مذہب تھا۔ نہایت اطمینان سے کہا کہ بے شک یہ باتیں اسلام میں پائی جاتی ہیں۔ اور جناب بہاء اللہ بھی انہیں پر چلانے کے آئے۔ حالانکہ یہ صاحب اسی میٹنگ میں بہائی تعلیم کی خصوصیات بیان کر کے یہ دعوے کر چکے تھے۔ کہ یہ امور عیسائیت اسلام وغیرہ کسی مذہب میں نہیں ہیں۔

یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ مجھے بہائیوں کے لیکچر سننے اور ان کے علماء کہلانے والوں سے گفتگو کرنے عام بہائیوں کے اخلاق وغیرہ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جو مجھ پر اثر ہوا وہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے الفاظ مندرجہ الفضل ۱۱ ستمبر ۳۶ء کے مطابق یہ ہے۔ کہ ”یہ وہ لوگ ہیں۔ جو دین کا ظاہری علم رکھنے کے باوجود اسے لہو و لعب بنائے رکھتے ہیں۔ انہوں نے مذہب جیسے مقدس مضمون کو اپنی ذہنی اور دماغی عیاشی اور زبانی چالاکی کا جولان گاہ مقرر کر رکھا ہے۔۔۔۔۔ ایسا انسان خود کو صلح کل کہتا۔ اور مذہب کو شطرنج کا کھیل خیال کرتا ہے۔ دراصل وہ دہریوں سے بھی ایک قدم آگے ہے۔ کیونکہ دہریہ تو اپنے اعتقادات کو دل کی پختگی اور سنجیدگی کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ مگر یہ شخص اتخذوا دینھم لھوا ولعباً پر عامل ہے“

خاکسار۔ محمد یار عارف از بمبئی

لاہور لوکو شاپ میں گیس کا سلنڈر پھٹنے سے ہولناک حادثہ

انسانی لاشوں کے ٹکڑے اڑ گئے

۱۸ ستمبر۔ ۱۰ بجے کے قریب ریلوے لوکو شاپ لاہور میں گیس سلنڈر کے پھٹ جانے سے جو ہولناک حادثہ ہوا۔ اس کی کسی قدر تفصیل یہ ہے۔ کہ

پونے دس بجے صبح کے قریب لوکو شاپ کے ایک سیکشن میں آکسیجن گیس کے ایک بڑے سلنڈر کے ناگہاں پھٹنے سے خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور چشم زدن میں قیامت خیز منظر پیش نظر تھا۔ چند سیکنڈوں کے وقفہ کے اندر اندر جس حصہ میں سینکڑوں آدمی خنداں و شاداں کام کر رہے تھے۔ وہاں بیسیوں زخمی کراہتے ہوئے اور کچھ اشخاص کی لاشیں نظر آئیں لوہے کے ٹکڑوں کے ساتھ کئی اشخاص کے بازو ٹانگیں اور ایک کا سر اڑ کر باہر جا گرا۔ لوہے کے ٹکڑے ٹین کی چھت کو توڑ کر نکل گئے۔ ہلاک شدگان کی لاشوں کے چند ایک ٹکڑے ٹوٹی ہوئی چھت میں اور ادھر ادھر لٹکے ہوئے پائے گئے۔

حادثہ کے بعد تین چار ہزار اشخاص لوکو شاپ کے کام چھوڑ کر باہر نکل آئے۔ شہر میں لرزہ خیز افواہیں پھیل چکی تھیں۔ جن لوگوں کے رشتہ دار شاپ میں کام کرتے تھے وہ سب (مرد و زن بچے) وہاں پہونچ گئے۔ پولیس کافی تعداد میں موقعہ پر پہونچ چکی تھی۔ ایک مجسٹریٹ مسٹر مواس اسسٹنٹ پولیس پولیس کی ایک بھاری جمعیت کے ہمراہ موجود تھے

ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کا اعلان

اس حادثہ کے متعلق ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے جو مراسلہ برائے اشاعت پہونچا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ جمعہ کے دن ساڑھے نو بجے نارتھ ویسٹرن ریلوے کی اپریٹنگ شاپس مغلپورہ میں آکسیجن کا ایک سلنڈر زوردار دھماکہ سے پھٹ گیا۔ جب کہ ایک اپریٹر لوکوموٹو سلنڈر کے کاربن اتار رہا تھا سلنڈر پھٹنے سے تین آدمی تو اسی وقت ہلاک ہو گئے۔ چوتھا کچھ دیر بعد زخموں کی وجہ سے مر گیا۔ مزید چار اشخاص سخت زخمی ہوئے۔ تین آدمی میو ہسپتال بھیج دیئے گئے۔

علاوہ ازیں پچیس آدمی خفیف طور پر زخمی ہوئے۔ انہیں حادثہ کے دس منٹ بعد طبی امداد بہم پہونچائی گئی۔ مغلپورہ کے میڈیکل سٹاف کی مدد کے لئے لاہور سے چند میڈیکل آفیسر پہونچ گئے۔ ریلوے کی ڈسپنسریوں نے بھی کافی امداد دی۔ حادثہ کے بعد چالیس منٹ کے اندر زخمیوں کو سب طرح کی امداد پہونچائی گئی۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے ورکشاپوں میں ۶۰ آکسیجن سلنڈر ہر روز استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن اس قسم کے سلنڈر پھٹنے کا اتنے آدمیوں کے زخمی ہونے کا نارتھ ویسٹرن ریلوے کی تاریخ میں یہ پہلا حادثہ ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے ایک مجسٹریٹ اور ایک انسپکٹر آف فیکٹریز نے حادثہ سے ۲½ گھنٹہ کے اندر تحقیقات کی۔

محکمہ ریلوے کو چاہیئے کہ اس حادثہ کی وجہ سے فوت ہونے والوں کے پسماندگان کی اور زخمی ہونے والوں اور ان کے بال بچوں کی فراخ دلی کے ساتھ امداد کرے۔ علاوہ ازیں حادثہ کے متعلق پوری پوری تحقیقات کی جائے۔ تاکہ آئندہ کے متعلق ہر ممکن احتیاطی پہلو اختیار کیا جائے۔

وصیتیں

نمبر ۱۰۱ ۵۴۔ منکہ نور حسن شاہ ولد شرف شاہ قوم سید پیشہ دوکانداری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن شیخ پور ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۵/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ دوکان بزازی و پرچونی جس میں اس وقت تخمیناً مبلغ -/۳۰۰ روپے کا سودا ہوگا۔

۲۔ ایک مکان خام رہائشی معہ مکان واقعہ موضع شیخ پور مالیتی -/۳۰۰ روپے ہے۔

۳۔ اراضی موازی ۷ کنال جس میں حقوق موروثیت رکھتا ہوں اور جس کا مظہر کو فروخت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ مالیتی تقریباً -/۲۵۰ روپے۔

کل جائداد مذکور مبلغ -/۸۵۰ روپے کی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ اور اگر کوئی اور جائداد اپنی زندگی میں پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد دکانداری پر ہے جو کہ اندازاً -/۱۵ روپے ماہوار ہے۔ اس آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ تازیست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا۔

العبد:۔ نور حسن شاہ بقلم خود

گواہ شد:۔ غلام محمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شیخ پور ضلع گجرات۔

گواہ شد:۔ چوہدری نادر علی احمدی شیخوپور ضلع گجرات۔

نمبر ۵۳۴۳۔ منکہ غلام فاطمہ زوجہ شیخ غلام قادر صاحب قوم ککے زئی عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

۳۔ میری کل جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور ڈنڈیاں طلائی اڑھائی تولہ قیمتی -/۹/۹۱ اور مہر -/۳۲ روپے جو بذمہ خاوند ہے۔ کل = -/۹/۱۲۳ ہوتے ہیں۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا غلام فاطمہ

گواہ شد:۔ غلام قادر خاوند موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ غلام حسین مولوی فاضل محلہ دارالرحمت

گواہ شد:۔ غلام احمد متعلم جامعہ احمدیہ محلہ دارالرحمت قادیان۔

نمبر ۶۰۸۴۔ منکہ معین الدین ولد محی الدین قوم افغان پیشہ ایجنسی وکیل عمر ۶۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء دستی ساکن تخت گنج ڈاکخانہ مردان ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۷/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو اس رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

الف۔ اراضی زرعی نہری و بارانی و بنجر تعدادی ۱۰ ایکڑ مالیتی تین ہزار روپیہ واقعہ رقبہ موضع کوٹ جونگڑہ تحصیل مردان۔

(ب) دو عدد دکانات بمع بالاخانہ ایک مرلہ واقعہ بازار تخت گنج مردان مالیتی دو ہزار روپیہ

نوٹ:۔ علاوہ ازیں کچھ میری ماہوار آمد بھی ہے جو پانچ روپے ماہوار تقریباً ہے اس کا بھی ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

نوٹ:۔ میں اس وصیت کو پختہ کرنے کے لئے اپنے چاروں بیٹوں کے دستخط ثبت کروا رہا ہوں جو بالغ ہیں۔ فقط والسلام

العبد:۔ معین الدین بقلم خود تخت گنج

گواہ شد:۔ چراغ الدین بقلم خود پسر موصی

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ گواہ شد عبد الرحمٰن مولوی فاضل رکن ادارہ الفضل پسر موصی۔

گواہ شد:۔ غلام محی الدین پسر موصی

گواہ شد:۔ محمد احمد بقلم خود پسر موصی۔

ڈرافٹسمینوں کی ضرورت

فوجی محکمہ بارگماسٹری میں بعض ڈرافٹسمینوں کی اسامیاں خالی ہونے والی ہیں۔ جن کے لئے ایسے امیدواروں کی ضرورت ہے جو کم از کم انٹرنس پاس ہونے چاہئیں جو امیدوار کسی مستند یونیورسٹی۔ کالج یا سکول کے فارغ التحصیل ہوں۔ اور ایسے افراد جو رڑکی یا میگ رسول سے ڈرافٹسمینی کا امتحان پاس کرنے کے علاوہ عملی تجربہ ڈرافٹسمینی کا بھی رکھتے ہوں۔ ان کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواست میں نام۔ موجودہ پتہ اور تاریخ پیدائش کے علاوہ اس امر کا بالصراحت ذکر ہونا چاہیئے۔ کہ تعلیمی اور ٹیکنیکل قابلیت کہاں تک ہے۔ ضروری نہیں ہوگا۔ کہ ہر ایک امیدوار سے لیا جائے جو انتخاب میں آجائیں گے۔ ان کو اپنے خرچ پر حاضر ہونا پڑے گا۔ یوم تقرر سے ۸ ماہ کے اندر اندر ان کو محکمے کا ایک امتحان پاس کرنا پڑے گا۔ جو فیل ہو جاویں گے۔ ان کو ایک ماہ کا نوٹس دے کر رخصت کر دیا جائیگا تنخواہیں ۵۰ سے لے کر درجہ بدرجہ ۱۵۰ تک بڑھتی جائیں گی۔ انتخاب سے پہلے ایک مختصر سا امتحان بھی ہوگا یعنی

۱۔ جسمانی صحت۔

۲۔ اطوار و وضع قطع

۳۔ قومیت اور ذات۔

۴۔ انگریزی پڑھنا اور املاء

۵۔ ابتدائی حساب۔ جمع۔ تفریق۔ ضرب تقسیم۔ کسور عام و کسور اعشاریہ مربع اور مکعب اور تناسب کے قاعدے۔ علم مساحت آسان۔ (۶) ڈرائنگ۔ سکیل ڈرائنگ کی آسان مشقیں۔ نمونہ کو دیکھ کر صحیح ڈرائنگ کرنا۔ وغیرہ

تمام درخواستیں چیف انجینیر صاحب ناردرن کمانڈ کو مری بھیجی جائیں۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

معماروں اور دیگر پیشہ وروں کے متعلق ضروری اعلان

الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ معماروں وغیرہ پیشہ وروں کے لئے کوئٹہ میں کام کی بہت کچھ گنجائش ہے اس اعلان پر کئی ایک دوست وہاں پہنچ بھی گئے ہیں۔ اب جدید اطلاعات کی بناء پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں کام کے لئے کوئی مزید موقع نہیں رہا۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعے احباب کو منع کیا جاتا ہے کہ وہ کوئٹہ جانے کی کوشش نہ کریں۔ نیز سردیوں کا موسم آرہا ہے اور مکانات کی بھی اس قدر قلت ہے کہ بہت سے لوگوں کو مکان میسر نہ آسکیں گے

ناظر امور عامہ۔ قادیان

قادیان میں بوٹ سازی کا کارخانہ

احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ اب قادیان میں تحریک کے رقموں کے ذریعہ بوٹ سازی کا کام شروع کیا گیا ہے۔ جس کے مینیجر مکرم خواجہ شمس الدین صاحب ہوں گے۔ اس شعبہ میں فی الحال چار طلباء کی ضرورت ہے۔ جنہیں یہ کام سکھلایا جائے گا۔ داخلہ کے لئے یہ ضروری ہوگا۔ کہ پانچ سال تک طلباء مینیجر صاحب کی نگرانی میں کام سیکھیں اور کریں۔ اگر پانچ سال کے اندر اندر اس کام کو کوئی طالب علم خود چھوڑنا چاہے تو اصل خرچ سے ڈیوڑھی رقم دفتر تحریک ان سے وصول کرنے کا حقدار ہوگا۔ دفتر تحریک جدید پانچ سال تک ان طلباء کے ذاتی اخراجات رہائش خوراک و پوشش کا انتظام کرے گا۔ اگر کوئی لڑکا منظور کردہ شرائط کی پابندی نہ کرے۔ جو اس کے لئے ضروری ہیں۔ تو اس صورت میں دفتر تحریک اس امر کی گارنٹی نہیں دے سکیگا۔ کہ ضرور پانچ سال تک اس کے اخراجات برداشت کئے جائیں۔ نیز درخواست کنندگان کی تعلیم پرائمری تک ہونی ضروری ہے۔ مڈل پاس کو ترجیح دیجائے گی۔ درخواستیں ۳۰ ماہ حال تک آجانی چاہئیں:۔

سکرٹری صیغہ تجارت تحریک جدید قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بیت المقدس ۱۹ ستمبر۔ نابلس اور جنین کے درمیان کمین گاہ میں بیٹھ کر عربوں نے فوجی دستہ پر گولیاں برسائیں۔ سپاہیوں نے بھی اس کے جواب میں گولیاں چلائیں۔ گذشتہ شب یہودی مراکز پر حملے کئے گئے۔ افولیہ کے نزدیک پائپ لائن کو پھر توڑ دیا گیا۔

پیرس ۱۹ ستمبر۔ باغیوں نے خبر مشتہر کی ہے کہ جزیرہ ملاگا میں اشتراکی حکومت کے بحری بیڑے کے سپاہی آپس میں لڑ پڑے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بحری جنگی جہازوں کے افسر جنگ کی صورت حالات پر غور کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ ایک گروہ نے کہا کہ ہسپانیہ کی حکومت اب تک ہمیں فریب دے کر ہمارے بل بوتے پر لڑ رہی ہے اس لئے ہمیں غیر مشروط طور پر باغیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دینے چاہئیں۔ دوسری جماعت نے اس توہین آمیز تجویز کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور معاملہ یہاں تک پہنچ کر فریقین میں گولیاں چل گئیں اور ۲۵۰ آدمی ہلاک ہو گئے۔

نیویارک ۱۹ ستمبر۔ رات ۶۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے شدید طوفان باد آیا۔ تمام باشندوں نے رات بے چینی میں گذاری مراکز جزائر سے طوفان کے باعث سلسلہ مواصلات منقطع ہو گیا ہے۔ اس وقت تک طوفان کے باعث ۱۴ اشخاص کی ہلاکت اور ۶۷ کے مفقود الخبر ہونے کی اطلاعات موصول ہو چکی ہیں۔ متعدد جہاز لاپتہ ہیں۔

پیکنگ ۱۹ ستمبر۔ آج جاپانی فوج نے شہر منتائی پر حملہ کر لیا۔ جاپانی کمانڈر نے یکایک چینی فوج کی بارکوں کا محاصرہ کر لیا اور حکم دیا کہ بارکوں سے نکل جاؤ اور اس سنتری کو حوالے کر دو۔ جس نے جاپانی افسر کی توہین کی تھی۔ چینی فوج اس حکم کی تعمیل کرتی ہوئی بارکوں سے نکل گئی۔

لنڈن ۱۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت فلسطین میں مارشل لا کے نفاذ کو معرض التوا میں ڈالنا چاہتی ہے۔ اس اثنا میں یہ دیکھنا منظور ہے کہ حالات کیا صورت اختیار کرتے ہیں۔

قاہرہ ۱۹ ستمبر۔ دریائے نیل میں ایک کشتی الٹنے سے ۵۴ اشخاص کے غرق ہو جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ تین کشتیوں میں قریباً ۲۰۰ اشخاص سفر کر رہے تھے۔ آخری کشتی ایک اور کشتی سے ٹکرا کر ڈوب گئی۔

ہنکاؤ ۱۹ ستمبر۔ ایک جاپانی کنسٹیبل کے قتل کے سلسلہ میں ہنکاؤ میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔

میڈرڈ ۱۹ ستمبر۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ سرکاری افواج نے شہر الکاذر دالقصر کو آگ لگا کر اڑا دیا۔ ایک عینی شاہد کا بیان ہے کہ شہر کی تباہی نہایت ہوشناک تھی۔ بڑے بڑے پتھر فضائے آسمانی میں اڑ رہے تھے اور گھروں کی چھتوں پر پڑ رہے تھے۔ باغیوں کے ایک سو مرد عورتوں اور بچوں نے ایک تہ خانہ میں پناہ لی۔ جہاں وہ محفوظ رہے۔ قلعہ کا اندرونی حصہ جہاں ہر طرف لاشیں بکھری ہوئی تھیں۔ نہایت بھیانک منظر پیش کر رہا تھا۔

میڈرڈ ۱۹ ستمبر۔ الکاذر دالقصر میں شام تک لڑائی ہوتی رہی۔ لیکن سرکاری فوج باغیوں کو مغلوب کرنے سے قاصر رہی اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ۱۰۰ باغی ہلاک ہو گئے۔ گورنمنٹ کے صرف ۶ آدمی ہلاک اور ۱۲ زخمی ہوئے سرکاری فوج علی الصباح دوبارہ حملہ کے لئے تیاریاں کر رہی ہے۔

مدراس ۱۹ ستمبر۔ شیخ عبد اللہ گاندھی کو جو کل یہاں پہنچے۔ قابل اعتراض رویہ کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا۔ مجسٹریٹ نے انہیں ایک روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

ملتان ۱۹ ستمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل احراریوں کے ایک جلسہ میں جب کہ مولوی عطاء اللہ احراری تقریر کر رہے تھے۔ سامعین کی اکثریت نے سوالات کرنے شروع کر دئے۔ اس پر جلسہ میں گڑبڑ مچ گئی۔ لوگوں نے سٹیج پر حملہ کر دیا۔ اس ہنگامہ نے اس قدر شدت اختیار کی کہ پولیس کو مداخلت کرنی پڑی۔

شملہ ۱۹ ستمبر۔ سوموار کو ہز ایکسی لینسی لارڈ لنلتھگو تقریر کرنے والے ہیں کانگرس پارٹی اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ آیا اس تقریر کے وقت اجلاس میں شریک ہونا چاہئے یا نہیں۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) اخبار "سنڈے ریفری" کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ برطانیہ میں برہنوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اور تحریک عریانی زور پکڑ رہی ہے۔ اس وقت جزائر برطانیہ میں ۴۰۰۰ ہزار برہنہ رہنے والے لوگ موجود ہیں۔

شملہ ۱۹ ستمبر۔ آج سر محمد یعقوب کی زیر قیادت اسمبلی کے بعض مسلم ارکان نے گورنر پنجاب سے ملاقات کی۔ اور درخواست کی کہ مزار پیر کاکوٹ، کے انہدام کے مقدمہ میں سشن جج کے فیصلہ کے خلاف عدالت عالیہ میں اپیل کی جائے۔ گورنر نے باتوں کو سن کر تمام پہلوؤں پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔

لاہور ۱۹ ستمبر۔ پنجاب کونسل کا اجلاس اکتوبر کے آخری ہفتے میں منعقد ہونے والا ہے۔ بہت سے ارکان نے اپنے اپنے ریزولیوشن کونسل کے دفتر میں بھیج دئے ہیں ایک ریزولیوشن کا مفہوم یہ ہے کہ حکومت کو چاہئے کہ پنجاب کونسل کے منتخبہ ارکان کی ایک کمیٹی بنائے۔ اور اسے مختلف محکموں میں رشوت ستانی کا اندازہ کرنے اور اس طریق کے قلع قمع کے وسائل سوچنے پر مامور کرے

لاہور ۱۹ ستمبر۔ کل ستر سال کے بعد مسجد شاہ چراغ میں جو حکومت نے مسجد شہید گنج کے انہدام کے سلسلہ میں مسلمانوں کے صبر و تحمل کے عوض انجمن اسلامیہ کے سپرد کر دی ہے نماز جمعہ ادا کی گئی۔

پیرس ۱۹ ستمبر۔ آسٹریا۔ اٹلی اور ہنگری کے اتحاد ثلاثہ نے ریاست ہائے بلقان کے لئے جدید خطرہ پیدا کر دیا ہے اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ بلقان لیگ کا اجلاس جس میں رومانیہ۔ یوگوسلاویہ یونان اور ترکی کے مندوبین شامل ہونگے اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے انگورہ میں منعقد ہوگا۔

پیرس ۱۹ ستمبر۔ وزیر اعظم فرانس نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ فرانس کسی سے الجھنا نہیں چاہتا۔ لیکن براہ راست یا کسی اور طریقہ سے کسی کا تختۂ مشق ظلم بننے کے لئے بھی تیار نہیں۔

حیدر آباد ۱۹ ستمبر۔ اعلیٰ حضرت حضور نظام کی پچاسویں سالگرہ کے سلسلہ میں آج ۵ ہزار ۵ سو فوجی سپاہیوں نے شہزادہ اعظم جاہ بہادر کمانڈر انچیف کی قیادت میں پریڈ کی۔ پریڈ کے بعد شہزادہ اعظم جاہ نے ایڈریس پڑھا۔ جس میں حضور نظام کو مبارکباد دیتے ہوئے افواج کی وفاداری کا یقین دلایا گیا۔ حضور نظام نے اپنی جوابی تقریر میں کمانڈر انچیف اور تمام افواج کا شکریہ ادا کیا۔

ڈیرہ دون ۱۹ ستمبر۔ آلہ زلزلہ نمانے آج صبح ۶ بج کر ۹ ۳ منٹ پر زلزلہ کا شدید جھٹکا محسوس کیا۔

رانچی ۱۹ ستمبر۔ کھنٹی ضلع رانچی سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک شخص پاگل ہو گیا۔ اور اس نے سات اشخاص پر کلہاڑی سے حملہ کر کے انہیں ہلاک کر دیا۔

کراچی میں صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی ایم اے کا استقبال

کراچی ۱۶ ستمبر۔ صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی ایم اے یہاں تشریف لائے۔ سٹیشن پر جماعت احمدیہ نے آپ کا استقبال کیا۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس میں امریکہ میں آپ کی شاندار تبلیغی مساعی کا اعتراف تھا۔ صوفی صاحب نے جواب میں کہا کہ امریکہ میں میری کامیابی محض خدا تعالےٰ کے فضل کا نتیجہ ہے۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ خدا تعالےٰ کے منشا کے ماتحت دنیا کے حالات اسلام کے ذریعہ رفتہ رفتہ اتحاد عالم کی طرف آ رہے ہیں۔

امرتسر ۱۹ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۳ ۹ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۹ پائی سونا دیسی ۳۴ روپے ۱۲ آنے چاندی دیسی ۴۹ روپے ۲ آنے ہے۔